مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک لڑکے کے حصے میں جو زمین اپنے والد کی زمین سے آرہی ہے، لیکن لڑکے کے باپ نے ابھی تک زمین وغیرہ کو تقسیم نہیں کیا جبکہ لڑکی والے کہہ رہے ہیں کہ وہ اس شرط کے ساتھ نکاح کریں گے، جب لڑکے کو اپنے والد کی طرف سے ملنے والی زمین جو کہ لڑکے کے حصہ میں آئے گی، وہ حق مہر میں لکھواوگے، کیا شرعاً ایسا کیا جاسکتا ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں آگاہ کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

واضح رہے کہ حق مہر متعین اور معلوم ہونا چاہیے، اسی طرح بیوی کا حق مہر ادا کرنا شوہر کے ذمہ ہوتا ہے، لڑکی کے سسر کے ذمہ نہیں ہوتا۔ لہذا صورت مسئولہ میں لڑکی والوں کا یہ کہنا کہ نکاح تب ہوگا جب حق مہر میں لڑکے کو اپنے والد کی طرف سے ملنے والی زمین لکھ کر دوگے۔ چونکہ زمین کا مالک لڑکے کا باپ ہے، پھر یہ بھی یقینی بات نہیں کہ لڑکے کو ترکہ میں یہ زمین ملے، اس لئے موہوم چیز کو مہر مقرر کرنا درست نہیں، تاہم اگر لڑکے کا والد متعین جگہ خوشدلی سے اپنے بیٹے کے حق مہر میں لکھوائے تو ایسا کرنا درست ہوگا۔

۱ : "وان تزوجها ولم يسم لها مهرا او تزوجها على ان لا مهر لها فلها مهر مثلها" . (الهداية كتاب النكاح باب المهر٢/٣٤٦)

٢ : "ولابى حنيفةان الاشارة والتسمية كل واحد منهما وضعت للتعريف الا ان الاشارة ابلغ فى التعريف ". (بدائع الصنائع فصل فى ما يصح تسمية مهرا ٣/٤٩٦)والله تعالٰى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۲/جمادی الاول/۱۴۴۴ھ

17/دسمبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ